کتاب نما

شیخ سرہند، مرتب: جمیل اطہر سرہندی۔ ناشر: ادارۂ اسلامیات، انارکلی، لاہور۔ صفحات: ۲۵۶۔ قیمت: ۹۰ روپے۔

شیخ احمدؒ سرہندی، برعظیم پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، افغانستان اور وسط ایشیا میں مجدد الف ثانیؒ (اسلامی تقویم کے دوسرے ہزارویں سال میں دین کی تجدید کرنے والے) کے لقب سے مشہور ہیں۔ وہ مسلمانوں کی علمی، فکری اور روحانی تاریخ میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ وہ ایک صوفی گھرانے میں پیدا ہوئے، اور چشتی، قادری سلسلے میں بیعت ہوئے۔ مگر پھر ان کی ملاقات خواجہ عبدالاحدؒ سے ہوئی، جن سے انھوں نے نقش بندی سلسلے میں بیعت اور خلافت پائی۔ صوفیا میں یہ واحد سلسلۂ رشد ہے جو سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وساطت سے حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ نسباً وہ فاروقی تھے اور ان کا ایک بہت بڑا کارنامہ تصوف کو غیر اسلامی اعتقادات اور طریقوں سے پاک کرنا ہے۔ انھوں نے مداہنت کیش علما، حیات مستعار کے پرستار امرا، جاہ و اقتدار کے طلب گار حکام اور غفلت و کسل مندی کے شکار بدقسمت عوام کو بھی اس عزیمت کی طرف دعوت دی جو شعار اسلام کے غلبے کی طرف لے جاتی ہے۔

ہماری مسلم فکر کے بہت سے تذکرہ نگاروں نے ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے یہ اشارہ بھی کیا ہے کہ ساری اصلاحی کوششوں کے باوجود وہ بھی اس بخت نارسا کی ماری قوم کو تصوف کی افیون (''چنیابیگم'') دے گئے۔ میرے خیال میں تاریخ کی حرکیات کو پوری طرح نہ سمجھ پانے سے اس طرح کے فکری مغالطے لاحق ہو جاتے ہیں۔ شیخ احمد سرہندی کا عہد سیاسی تحریکوں اور سیاسی جماعتوں سے ناآشنا تھا۔ انھوں نے اپنے عہد کے نمونے اور تمثال کے ذریعے ہی رشد و ہدایت اور ہمہ گیر تبدیلی کے لیے کام کیا، خواص اور عوام کے مختلف طبقوں تک بیعت و ارشاد کے صوفیانہ سلسلے سے پورا پورا کام لیا۔ اپنے سلسلے اور مریدوں کا جال، پورے ہندستان اور ملک سے باہر شمال مغرب میں پھیلا دیا، متعدد تصانیف کے علاوہ خط و کتابت کے وسیع سلسلے سے اپنی دعوت پھیلائی (ان کے مکتوبات کے تین دفتر ان کی زندگی ہی میں مرتب ہو کر اشاعت پذیر ہو گئے تھے) اور ہندستان کو ایک غیر مسلم ملک بن جانے سے بچا لیا۔ اسی حقیقت کے اعتراف میں علامہ اقبالؒ نے کہا تھا:

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہباں　　　　اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

بیسویں صدی میں یہ سعادت مولانا ابوالکلام آزادؒ کو نصیب ہوئی کہ انھوں نے اس عہد میں سب سے

پہلے مجددؒ کے تجدیدی کارنامے کی طرف توجہ دلائی۔ تقسیم ہند سے پہلے اور پاکستان کے قیام کے بعد مجدد کی تصانیف (خصوصاً مکتوبات) کی وسیع پیمانے پر اشاعت ہوئی اور ان کے نظریات اور فکر و فلسفے پر مضامین اور مستقل تصانیف کا ایک غیر مختتم سلسلہ نظر آتا ہے۔ جمیل سرہندی کی مرتبہ' پیش نظر کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

گہری عقیدت و محبت سے مرتب کی ہوئی اس خوب صورت کتاب میں مرتب کے اپنے سات مضامین کے علاوہ دیگر اہل قلم کے سولہ مضامین اور متعدد منظوم نقوش عقیدت شامل ہیں۔ اگرچہ فکر مجدد کو عام کرنے والی ہر کوشش لائق تحسین ہے' تاہم محسوس ہوتا ہے کہ فاضل مرتب نے نہایت عجلت میں مختلف اخبارات و رسائل سے مجددؒ پر شائع شدہ مضامین کو جمع کر کے کتابی صورت دے دی ہے (ان مضامین کے مصادر بھی نہیں دیے گئے۔ مرتب کا کہنا ہے کہ یہ مضامین' مجددؒ سے متعلق جلسوں میں پڑھے گئے)۔ دو تین مضامین کے علاوہ تقریباً سبھی مضامین میں ایک ہی طرح کا مواد بار بار پڑھنے میں آتا ہے' آپ کہاں پیدا ہوئے' کس کس سے بیعت کی' کون سے سفر کیے' جہانگیری دربار میں پیشی' قید و بند' حلقہ ارادت' سلسلۂ دعوت' وفات اور اثرات مابعد وغیرہ۔ چونکہ بیشتر مقالات کا انداز علمی و تحقیقی نہیں' بلکہ خوش عقیدتی کا ہے' اس لیے بہت سی کمزور روایتیں' کرامتوں کی داستانیں (اپنی مرضی سے قید ہوئے تھے' ص ۳۵' ۳۶) اور بادشاہ کی عقیدت کی ضعیف حکایتیں ("بادشاہ نے اپنی گستاخیوں پر ندامت کا اظہار کیا... حضرت سے شیفتگی کا یہ عالم ہوا کہ وہ انھیں ہمیشہ شاہی کیمپ میں ساتھ رکھتا تھا' یوں عظیم الشان مغل سلطنت کو خدا کے ایک درویش نے بے دام خرید لیا...." ص ۵۷) جگہ جگہ نظر آتی ہیں۔ ضرورت ہے کہ مجددؒ کی اس بے باک فکر کو اجاگر کیا جائے' جو مال و دولت دنیا سے بے اعتنائی' نیز جاہ و حشم اور اقتدار کو حقارت کی نظر سے دیکھنے کے ساتھ ساتھ دنیا سے گریز کے بجائے اسے بدل دینے کے عزم' اور اس کے لیے قرآن و سنت نبویؐ کی حقیقی روح کو زندگی میں سمو لینے سے عبارت ہے۔ (پروفیسر عبدالقدیر سلیم)

برصغیر میں مطالعۂ قرآن ' (فکر و نظر کا خصوصی شمارہ)' جنوری تا جون ۱۹۹۹' ادارہ تحقیقات اسلامی' اسلام آباد۔ صفحات: ۳۹۵۔ قیمت: ۱۰۰ روپے

ادارہ تحقیقات اسلامی' ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری کی زیر سرپرستی' علمی تحقیق کے میدان میں وقیع اور قابل قدر خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب وقتاً فوقتاً اہم موضوعات پر سیمی نار منعقد کرتے ہیں۔ ادارہ تحقیقات اسلامی نے ۲۸ اپریل تا یکم مئی ۱۹۹۷ کو برعظیم میں مطالعۂ قرآن کی کوششوں کا جائزہ لینے اور علمی حلقے کو اس سے متعارف کرانے کے لیے ایک چار روزہ سیمی نار منعقد کیا جس میں ۲۳ مقالے پڑھے گئے۔ ان میں سے سولہ مقالات زیر نظر شمارے میں پیش کیے گئے ہیں۔